مولانا ظفر احمد عثمانی کی تصنیف "ولادت محمدیہ کاراز"۔ اسلوبی مطالعہ

(The Study of Methodology of the Book "Wiladat Muhammadiyyah ka Raz" (The Divine Secret Behind Birth of Prophet Muhammad) by Zafar Ahmad Uthmani)

حافظ محمد عاصم نور*

Molana Zafar Ahmad Usmani (late) is a renowned religious scholar due to his scholarly contributions to different disciplines of knowledge like hadith and fiqh. He was also participated very actively and enthusiastically in Pakistan Movement and extended his best efforts for this blessed cause. One of his prominent works is the book "The mysteries of the birth of the Muhammad (Peace be Upon Him)" This book is unique in many dimensions and provides attention-grabbing information about the birth of the Last Prophet in terms of expressing miraculous events appeared before, during and after his birth. The article is written in analytical mode to highlight the literary merits and demerits of the book. His writing style, method of reasoning , use of verses to beautify his sentences and fluency of language have been discussed and analyzed.

مولانا ظفر احمد عثمانی برصغیر کے علمی حلقوں میں بحیثیت محدث ، فقیہ اور تحریکِ پاکستان میں شریک علما میں صفِ اول کے آدمی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں ۔ ان کی سیرت رسول اللہ پر منفرد کتاب ''ولادت محمدیہ کا راز'' متعدد پہلوؤں سے ممتاز ہے۔ اگرچہ وہ صاحب طرزادیب نہیں تھے اور ان کا موضوعِ علم و دانش حدیث و فقہ تھا نیزان کی کتب میں محدثانہ اور فقیہانہ رنگ ہی نمایاں ہے تاہم سیرت نگاری میں وہ ایک منفرد انداز اپناتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔اپنی کتاب''ولادت محمدیہ کا راز'' میں وہ محض حالات وواقعات کو قلم بند کرنے پر ہی اکتفانہیں کرتے بلکہ ادبیت کا بھی بھر پور اظہار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قاری ان کی تحریر میں بھر پور ادبی چاشنی محسوس کرتا ہےذیل میں ادبیت کے چند نظائر پیش خدمت ہیں۔

اشعار سے استفادہ:

مولانا ظفر احمد عثمانی نے سیرت نگاری میں عربی اور فارسی اشعار سے بھر پور استفادہ کیا ہے اور کہیں کہیں اردو اشعار بھی ذکر کیے ہیں وہ نہ صرف ان اشعار کو موتیوں کی طرح اپنی کتاب میں پروتے ہیں بلکہ اشعار کے بر محل استعمال سے وہ قاری کے ذوق کی تسکین کا سامان بھی کرتے ہیں ۔

* سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

عربی اشعار:

مولانا کی عربی زبان وادب کے ساتھ ایک خاص دلچسپی ہے انہوں نے چند عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ۔علاوہ ازیں انہوں نے چند قصیدے اور مرثیے بھی تحریر فرمائے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

نعتیہ قصیدہ:

زال الظلام ولاح النور بالافقبرق تائق فی داج من الفق
تاریکی چھٹ گئی اور آفاق میں روشنی چکمنے لگیگھٹاٹوپ تاریکی میں ایک بجلی سی کو ندرہی ہے
برق من الطور اوبدر علی جبلٍیبطق مکتہ منشق علے فلق
یہ برق طور ہے یا مکہ کی بستی کے ایک پہاڑ پر چاند ہے جو ٹکڑےہو کر پھٹ گیا ہے
باصبح عن ید کانت اشارتھافی البدر انکی من الصمام فی العنق
ایک مبارک ہاتھ کی انگلی کے اشارہ سے جس نے چاند میں وہ کام کیا جو گردن میں تلوار نہیں کر سکتی
واھالہ من مشیر لا مثال لہٗفاق الخلاق فی خلق و خلق و فی خلق
سبحان اللہ یہ تو بے مثال نبی ہے جو صورت وسیرت میں ہر طرح تمام مخلوق سے بڑھ گئے ہیں
محمد خاتم النبیأ سیدھمحامی الحقیقۃ مفتاح المتعلق
محمد خاتم الانبیاء،سردارا نبیاء حق کے حامی اورہر بند دروازہ کو کھولنے والے ہیں
اتقے الانام داز کاھم وعامھمباللہ احامھم فی الرتق والفتق
تمام مخلوق سے زیادہ متقی سب سے زیادہ پاکیزہ سب سےخدا کو پہچاننے والے صلح اور جنگ میں سب سے بڑھ کر حلیم
ذاکی النجار جمیل الوجہ انورہ یمحو الظلام کبدرالتم فی الافق
پاکیزہ سرشت خوب صورت منور چہرہ،تاریکی کو اسطرح مٹاتے ہیں جیسے آفاق میں ماہ کامل
قد جاءو الناس فی ہرج وفی ہرجوالظلم عم بسیط الارض بالتعلق
آپ ایسے وقت تشریف لائے کہ لوگوں میں فساد مچا ہوا تھااور ظلم نے تمام زمین کو ہلاڈالا تھا۔
واطبھل کاللیل قد ارضی ذرائبہفی غیم کفر علی آلافاق منطبق
جہالت نے رات کی طرح اپنی زلفیں بکھیر رکھی تھیں اورکفر کے بادل تمام آفاق پر چھائے ہوئے تھے
فانشق صبح الہدی من نور طلعتہیجلو غیاھب لیل الجھل والحمق
پس آپ کے مبارک چہرہ کے نور سےصبح ہدایت نمودار ہوئی جہالت اور حماقت کی رات کا اندھیرا مٹاتی ہوئی

فاصبح الناس فی علم و فی حکم بنعمۃ اللہ بعد الضل والخر ق
اب اللہ کے فضل سے لوگوں گمراہی اور حماقت کیبجائے علم اور حکمت کی روشنی میں صبح کی۔
واصبحت امۃ امیۃ عرفتبالجھل معابقۃ الاقوامم والضرق
اور وہ جاہل قوم جو جہالت میں مشہور تھی ابتمام قوموں اور فرقوں سے(علم میں)سبقت لے گئی
فالعلم والعدل سار اتحت رأیتھاوالفتح والنصر والاقبال فی الطرق
علم وعدل اس کے جھنڈے کے نیچے چلنے لگےاور فتح ونصرت اور اقبال اس کے راستہ میں تھے
والصبر والصدق والاخلاص حلتہادرایۃ العز فی الآفاق بالخنق
صبر وصدق اور اخلاص کا لباس تھا اور اس کی عزت کا پرچم چادر اونگ عالم میں لہرا رہا تھا
حب النبی وتقوی اللہ شیمتہاوالیمن والسعد مثل العقد فی العنق
حب رسول ﷺ اور خوف خدا اس کو شیواتھااور برکت وسعادت اور کامیابی گلے کا ہار
یااکرم الناس عند اللہ منزلۃ وافضل الخلق من جمع و مفترق
اے وہ جو خدا کے نزدیک رتبہ میں سب سے زیادہ معزز اور افضل ترین مخلوق ہے خواہ اجتماعی صورت میں یا انفرادی صورت میں
قد خصک اللہ بالاسراء لیلۃ اذاترقی السموت من طبق الی طبق
آپکو اللہ تعالیٰ نے معراج سے مخصوص وممتاز فرمایا ہے جس رات کو آپ تمام آسمانوں کو درجہ بدرجہ طے فرما رہے تھے
حتی بلغت من العایا ءذروتھاوغایۃ لم تدع شاؤ المستبق
یہانتک کہ بلندی کی چوٹی پر اور ایسے انتہائی مقام پر پہنچ گئے جس نے کسی آگے بڑھنے والے کے لئے ایک قلیم کی گنجائش بھی نہ چھوڑی تھی
اتال وربک عالم یؤتداحدامن الجمال کمثل اللؤ لؤ الفلق
آپ کو پروردگار عالم نے موتی کی طرح چکمنے والا ایسا جمال عطا فرمایا ہے کہ جو کسی کو نصیب نہیں ہوا۔
اوتیت علما وحلما ذاتہ خلق وحکمۃ اتت فیھا حائز السبق
آپ کو علم اور رحم عطا کیا گیا جس کو خلق عظیم نےاور ایسی حکمت دیکھی جس میں آپ ہی سب سے آگے ہیں۔ [1]

جناب رسول اللہﷺ کی مدح سرائی میں آپ نے عربی میں ایک اور نعت بھی لکھی تھی جو مقالات عثمانی جلد اول میں موجود ہے۔[2]

جہاد فلسطین

جاء البردی علی الھوا بکتابمن عندنا عمۃ القوام کعاب

نفسی ومابیدی فدا مصریۃمن ال عثمان ذوی الاحساب
یامنہ منیۃ الساق کیف رثیت لی من بعد طول تبتل وعتاب
قالت دعوتک کی تطہر ساحتیمن قوم دجال وجوہ کلاب
من معشرپاء وابلعنۃ ربھمفی العالمین مدنسی الاثواب
جاء واوقد صربت علیھم ذلۃمن عند ربی سید الارباب
جاءت امریکا لنصرۃ معشرلعنو الاخر ھذہ الاحقاب
من ینصر الملعون باء بلعنۃ وترد نصرتہ علی الاعقاب
من یلعن اللہ فلن تجد والہمن ناصر یا معشر الاحزاب
نرجوالالہ ولا نخاف کتبۃسارت انی اخواننا الاعراب
یکفی الالٰۃ المومنین قتالھم ویثبنا فی الاجر خیر ثواب
جائت یھود لکی تغالب ربھافلیغلبن مغالب الغلاب
یا معشر الاسلام قوموا واضربوااعدائکم ضربا بغیر حساب
یا قومنا قوموا الیھم وانزعوابیت المقدس من ید الخلاب
طوبیٰ لقوم قدموا فتقدموالنکال کل مکذب مرتاب
یا معشر العرب الکریم فدیتکملا یغلبنکم الیھود بیاب
کم انتم جنود اللہ فی یوم الوغیٰانتم اسود فی صریمۃ غاب
یا قوم لا تھنوا والا تخشوھموامحوا ظلامھم،بضوء شھاب
بعدا وسحقا للیھود ومن اتیٰمعھم یردی غنائم الاسلاب
اللہ ینصرکم علی اعداتکمویبیدھم حقا بشر عقاب
ھذا فلسطین لنا من غیر ما ریب عطاء ملیکنا الوھاب
ثم الصلوۃ علی النبی محمدخیرالوریٰ والال والاصحاب
مفہوم قصیدہ جہاد فلسطین
بادصبادوشیزہ مصر کا پیغام لے کر آئی ہے۔
حیرت ہے کہ جس کا شیوہ جفا تھا ،اب وہ مائل بہ کرم ہے۔
میں نے پوچھا کہ طویل بے رخی کے بعد یہ التفات کیوں؟
کہنے لگی ،میں نے تمھیں پکارا ہے کہ تم میرے صحن کو دجال کی سگ رو قوم سے پاک کردو
اس قوم سے پاک کر دو جس پر پروردگار کی لعنت کا پشتمارہ لدا ہوا ہے
جو زمین پر ذلت و خواری کی مہر لگائے اتری ہے
امریکہ بھی اس گروہ کی مدد کو آگیا ،جس پر رہتی دنیا تک لعنت برستی رہے گی
لیکن جو کسی ملعون کی پشت پناہی کرے،اس کی مدد ہی کیا؟
اس کی مدد ایک نہ ایک دن الٹے پاؤں لوٹ جائے گی،
ہم خدا کی رحمت کے امیداوار ہیں ،ہمیں کسی لاؤ لشکر کا خوف نہیں ۔

اگر مومن ہوں تو خدا ہماری مدد کریگا،اور آخرت میں ہمارے لئے بہترین اجر ہوگا۔
اے توحید کے فرزندو!کمر بستہ ہو جاؤ،دشمن تمہارے کاری وار کے انتظار میں ہے
اے قوم!ہمت کرواور بیت المقدس کو غاصبوں سے چھین لے۔
آفرین ہو ان جانبازوں پر جو کفر کو عذاب دینے کے لئے آگئے بڑھیں
سر زمین عرب کے جوانو!ہم تم پر فد ا ہیں ،یہودی تم پر دائمی غلبہ نہیں پاسکتے
تم میدان کارزار میں اللہ کے سپاہی ہو
تم کچھاروں کے شیر ہو جو ڈرنےاور جی چھوڑنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ۔
اٹھو،اور ظلم کی تاریکی میں انصاف کے ستارے روشن کرو
یہودی نامراد ہیں ،نامراد ہوں گے ۔
اور جو دولت و مال کی ہوس میں ان کے ساتھ آئے گا،وہ بھی نا مراد ہوگا۔
فلسطین ہمارا ہے ہمارا رہے گا۔
دوروسلام ہو اس پر جو تمام مخلوقات کا سردار ہے! [3]

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے مختلف شخصیات پر لکھے گئےمرثیے:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے مختلف شخصیات پر مرثیے بھی تخلیق فرمائے ہیں۔چند مرثیے مندرجہ ذیل ہیں۔
مرثیہ بروفات حضرت مولانا شبیر تھانویؒ[4]
رثاء حکیم الامتؒ[5]،
نداء الحزین[6]،
رثاء آخر لام عمر(رحمہما اللہ تعالیٰ)[7]

"ولادت محمدیہ کا راز" اور عربی اشعار:

شعروشاعری کا یہ ذوق آپ کی کتاب‘‘ولادت محمدیہ کا راز’’ میں بھی نظر آتا ہے جس کے چند نظائر پیش خدمت ہیں ۔
(۱)جناب رسول اللہ کے ماہ مقدس کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل دو اشعار نقل کیے ہیں ۔
لهذا الشهر فی الاسلام فضل
ومنقبۃ تفوق علی الشهور
ترجمہ:‘‘اس مہینہ کے لئے اسلام میں ایک ایسی فضیلت و منقبت ہے جس کی وجہ سے یہ بہت سے مہینوں پر فائق ہے۔’’

ربیع فی ربیع فی ربیع
ونور فو ق نور فوق نور
ترجمہ:‘‘وہ یہ کہ اس مہینہ میں تین ربیع(بہاریں) مجتمع ہیں۔ربیع جمال محمدی ماہ ربیع الاول میں ،موسم ربیع میں اور نور کمالات محمدی جوتمام انوار سے زیادہ ہے۔’’[8]

(۲)مولانا سبب تالیف کے ضمن میں ایک خوبصورت شعر ذکر کتے ہیں۔
اعد ذکر اہل البیت لی ان ذکرھم
ھوا لمسک ما کررتہ یتضوع
ترجمہ:‘‘اہل بیت نبوت کا ذکر مجھے سے بار بار بیان کر کہ ان کا ذکر تو مشک کی مانند ہے جتنی بار کرو گے مہکتا ہی رہے گا’’۔[9]

(۳)مسئلہ توحیدکے ضمن میں جب یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مثل اور نظیر نہیں تو اس موقع پر شاعر عرب ابو الطیب متنبی کا یہ شعر ذکر کرتے ہیں ۔
مضت الدھور وماأتین بمثلہ
ولقد اتی فعجزن عن نظر ائہ
ترجمہ:‘‘زمانہ دراز ہوگیا اور ممدوح کی نظیر پیدا نہ ہوسکی اور جب وہ آیا تو زمانہ آئندہ کے لئے اس کی نظیر پیدا کرنے سے عاجز ہوگیا’’[10]

(۴)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ تدبیر اور اسباب کے مؤثر حقیقی ہونے کی نفی کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار ذکر کرتے ہیں ۔
کم عاقل عاقل اعیت مذاھبہ
کم جاھل جاھل تلقاہ مرزوقاً
ترجمہ:‘‘بہت سے عاقل کامل طریقہ معاش میں عاجز ہوگئے اور بہت سے پورے جاہل روزی دار اور امیر نظر آتے ہیں۔’’
ھذا لذی ترک الاوھام حائرۃ
ومیر العالم النحریر زندیقاً
ترجمہ:‘‘اسی بات نے عقول کو حیران اور بڑے بڑے عقلاء کو زندیق بد دین بنا دیا ’’[11]

(۴)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ ابو نعیم کے حوالے سے ایک روایت درج کرتے ہیں جس میں ان اشعار کا بھی ذکر ہے جو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نےپنی وفات سے قبل اپنے پانچ سالہ لخت جگر یعنی حضرت محمد مصطفیٰ کے بارے میں ارشاد فرمائے ۔وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں ۔
بار ک فیک اللہ من غلام یا ابن الذی من حوتہ الحمام

تجابعون الملک العلامفودی غداۃ الضرب باالسھام
بمائۃ من اہل سوامان صح مابصرت فی المنام
فانت مبعوث الی الانامتبعث فی الحل وفی الحرام
تبعث بالتحقیق والاسلامدین ابیک البرا برھام
فالیہ انھاک عن الاصنامان لا توالیھا مع الاقوام

ترجمہ:''صاحبزادے!خدا تجھ کو مبارک بنادے برکت عطا کرے اے اس شخص کی نشانی جو کہ خدائے عالم الغیب کی مدد سے موت کے میدان سے ایک بار بچ گیا تھا پھر جب تیروں سے قرعہ ڈالا گیا تھا تو ان کی جان کے پورے سو اونٹ دیت میں دیئے گئے اگر جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ صحیح ہے تو تم تمام مخلوق کی طرف معبوث ہوگے۔حل و حرام میں مبعوث ہوگے ۔تحقیق واسلام کے ساتھ معبوث ہوگے جو کہ تمہارے بزرگ دادا ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے ۔خدانے تم کو بتوں سے روکا ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ مل کر تم ان کے پاس بھی نہ جانا''[12]

(٦)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے ''ولادت محمدیہ کا راز''میں سیرت ابن ھشام سے ان اشعار کو بھی نقل کیا ہے جو ورقہ بن نوفل نے آنحضرت کے بارے میں اس وقت کہے تھے جب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام میسرہ سے سنے سفر شام کے احوال اور مسطورا راہب کی شہادت کا واقعہ ان سے بیان کیا ۔وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں ۔

لججت وکنت فی الذکری لجوجاًلھم طالما بعث النشیجا
ووصف من خدیجۃ بعد وصففقد طال انتظاری یا خدیجا
یطن المکتین علیٰ رجائیحدیثک ان اری منہ خروجا
بما خبرتنا من قول قسمن الرھبان اکرہ ان یعوجا
بان محمد اسیسودفیناویخصم من یکون لہ حجیجا
ویظھر فی البلاد ضیاء نوریقیم بہ البریۃ ان تموجا
فیلقی من یحاربہ خساراویلقی من یسالمہ فلوجا
فیا لیتی اذا ماکان ذاکم شھدت وکنت اکثرھم ولوجا
ولوجا فی الذی کرھت قریشولوعجت بمکتھا عجیجا
ارجی بالذی کرھوا جمعیاالی ذی العرش ان سفلوا عروجا
وھل امر السفالۃ غیر کفربمن یختار من سمک البروجا
فان یقوا وابق یکن اموریضج الکافرون لھا ضجیجا
وان اھلک فکل فتی سیلقی من الاقداد فتلفہ خروجا

''مجھے اس غم کے یاد کرنے میں بہت اصرار تھا جس نے میرے ٹپک ٹپک کے رونے کو عرصہ دراز سے بر آنگیختہ کر رکھا

تھا اور اس وصف کے یاد کرنے کی وجہ سے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا نے بار بار بیان کیا اے خدیجہ میرا انتظار بہت طویل ہوگیا تمہاری بات سے میں اپنی امید کے مطابق مکہ اور طائف کے درمیان وسعت وکشادگی دیکھتا ہوں تم نے نسطورا راہب کا جو قول بیان کیا جس کے خلاف واقع ہوتا مجھے گراں معلوم ہوتا ہے وہ قول یہ ہے کہ نبی ہم میں سردار ہوں گے اور جو(کافر)شخص ان کا دشمن اور منکر ہوگا اس سے (ماموربجہادہوکر)مقابلہ کریں گے اور ملکوں میں ہدایت کی روشنی پھیل جائیگی جس سے مخلوق کو کجی وگمراہی سے راہ راست پر لائینگے ۔آپ کا محارب خسارہ میں ہوگا اور آپ سے صلح کرنے والا کشادگی وفراخی میں رہیگا۔''

''کیا ہی اچھا ہو جب یہ پیش آئے تو میں موجود ہوں اور (ان کے دین میں)داخل ہونیوالوں میں سے بڑھ کر (پیش قدمی کرنے والا)ہوں ۔ایسے دین میں داخل ہونا قریش پر گراں ہوا گرچہ چیخنے والا مکہ میں چیختا پھر ے اگرچہ سب پیچھے ہٹنے لگیں اور مکروہ سمجھیں مگر میں تو اس کی طرف خدائے ذی العرش سے عروج کی تمنا رکھتا ہوں اور محمد کی نسبت میرا یہ خیال جو تمام قوم کے خلاف ہوگا(کیوں نہ ہو)کیا جس شخص کو خدائے خالق وسماوات نے اپنا برگزیدہ اور مقبول بنایا ہو اس کے ساتھ پیچھے ہٹنے والوں کا یہ فعل کفر میں داخل نہیں ؟اگر وہ اور ہم زندہ رہے تو ایسی باتیں پیش ہونگی کہ کفار شورمچاتے پھرینگے ۔اور اگر میں نہ رہا تو تو(اور لوگ دیکھ لیں گے کہ)ہر شخص جو اس کے مقصد میں ہلاکت کی جگہ ہے اس کو پالے گا۔''[13]

(۷)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے قبول اسلام کے ضمن میں یمن کے عسکلان حمیری کے مندرجہ ذیل اشعار ذکر کیے ہیں۔

اشھد باللہ ذی المعالیوخالق اللیل والصباح

''میں بزرگیوں والے خدا اور رات دن کے پیدا کرنے والے پروردگارکی قسم کھاتا ہوں''۔

انک ذو البر من قریشیا ابن المفدی من الذباح

''اےاس شخص کے بیٹے جو کہ ذبح ہونے سے بچا یا گیا تم قریش میں سب سےپاکیزہ ہو۔''

ارسلت تدعوالی یقینیرشد للحق والفلاح

''تم ایسی یقینی بات کیساتھ بھیجے گئے ہو جو کہ حق اور فلاح کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔''

اشھد باللہ رب موسیٰ انک ارسلت بالبطاح

''میں رب موسیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ تم مکہ میں رسول بنا کر مبعوث کئے گئے ہو۔''

فکن شفیعی الی ملیک یدعوالبرایا الی الفلاح

''پس آپ اس بادشاہ کے سامنے میری شفاعت کیجئے گا جو کہ مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔''[14]

(۸)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے واقدی کے حوالے سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے وہ نعتیہ اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو انہوں نے مصر سے واپسی پرآنحضرت کے سامنے پڑھے تھے ۔وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

انعم صباحایا وسیلۃ امۃترجو النجاۃ غدابیوم الموقف

انی مضیت الی الذی ارسلتنی اطوی المہامہ کا لمجد المعنف

حتی رایت بمصر صاحب ملکھافبدا اتی بمثل قول المنصف

فقرا کتابک حین فک ختامہ فاظل یرعد کا هتراز المرهف

قال البطارقۃ الذین تجمعوا ماذا یریعک من کتاب مشرف

قال اسکتوایا ویلکم وتیقنوا ھذاکتاب من نبی المصحف

قالوا وھمت فقال لست بواھم لکن قرأت بیان خط الاحرف

فی کل سطر من کتاب محمدخط یلوح لناظر متوقف

ھذ الکتاب کتابہ لک جامعاًیا خیر مبعوث بفضلک نکتفی

ترجمہ:''آپ کی صبح اچھی ہوائے وسیلہ اس امت کے جو بروز محشر نجات کی امید رکھتی ہے میں اس شخص کے پاس گیا تھا جس کے پاس مجھے آپ نے بھیجا تھا اس حال میں کہ میں جنگلوں کو مستعد تیز رفتار سوار کی طرح طے کرتا تھا۔

یہاں تک کہ میں نے مصر میں اس کے حاکم کو دیکھا اس نے میرے سامنے ایسی باتیں کیں جیسی منصف آدمی کرتا ہے ۔

چنانچہ اس نے فرما ن عالی کی مہر توڑ کر اسے پڑھا تو (خوف سے)یوں تھرانے لگا جیسے پتلی تلوار تھرایا کرتی ہے۔

اس پر ان سرداروں نے جو وہاں جمع تھے کہا کہ اس آنے والے خط کی کس بات نے آپ کو گھبرادیا ہے اس نے جواب دیا کہ تمہارا براہو خاموش رہو اور یقین کر لو کہ یہ صاحب قرآن نبی کا والا نامہ ہے۔

لوگوں نے کہا آپ کو وہم ہوگیا ہے مقوقس نے کہا مجھے وہم نہیں ہوابلکہ میں نے لکھے ہوئے حرفوں کا بیان پڑھا ہے(اور ان سے مجھ کو یہی معلوم ہوا ہے)محمد کے والا نامہ کی ہرسطر میں ایسی تحریر ہے جو ناظر متامل کے سامنے(نور حقانیت سے)چمک رہی ہے

اے بہترین رسول:جن کے فضل پر ہم اکتفاکرتے ہیں یہ خط مقوقس کا آپ کے نام ہے جو میرے بیان کردہ مضامین کو جامع ہے ۔''[15]

(۹)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ شاہان عمان جیفر بن جلندی اور عبد بن جلندی رضی اللہ عنھما کے والد جلندی کے وہ اشعار بھی ذکر کئے ہیں جو انہوں نے اپنے قبول اسلام کے وقت حضرت عمرو بن العاصؓ کے سامنے کہے تھے -

اتانی عمرو بالتی لیس بعدھامن الحق شئی والنصیح نصیح
فقلت لہ مازدت ان جئت بالتیجلندی عمان فی عمان یصیح
فیا عمرو قد اسلمت لہ جھرۃینادی بما فی الوادیین فصیح

''میرے پاس عمرو بن عاص ایسی بات لائے جس کے بعد کوئی بات بھی حق نہیں اور واقع میں یہ خیر خواہ خیر خواہ ہی ہے میں نے اس سے کہا کہ تم نے کچھ زیادہ کام نہیں کیا بلکہ وہی بات لائے جس کو جلندی شاہ عمان علاقہ عمان میں پکار پکار کر کہہ رہا تھا شاید حضور کی نبوت کا اس کو پہلے سے یقین ہوگا پس اے عمر و اب تو میں اللہ کے لئے کھلم کھلا مسلمان ہوگیا اور اس خبر کو عرب کی دونوں وادیوں میں ایک فصیح شخص بلند آواز سے بیان کرتا پھرے گا۔''[16]

(۱۰)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے یمن کے قبیلہ حمیر کے سردار ذوالکلاع حمیری کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کیے ہیں۔

اتتک حمیر بالاھلین والولداھل السوابق والعالون بالرتب
اسد غطارفۃ سوش عما لقۃیردو الکماۃ غدافی الحرب بالقضب
الحرب عادتنا والضرب ھمتناوذوالکاع غلی فی الاھل والنسب
قدم کتا بئنافالروم بغیتناوالشام مسکننا بالرغم للصلب
دمشق لی دون کل الناس اجمعھموساکنیھا ساھبوھم الی العطب

ترجمہ:''خاندان حمیر اپنے گھر کے لوگوں اور بچوں سمیت آپ کے حضور میں حاضر ہوگیا ہے اور یہ لوگ ہر اچھی بات میں اوروں سے آگے رہتے اور عالی رتبہ ہیں شجاعت میں شیر اور چست ہیں اور شریف سردار ہیں اور دشمنوں کو تیز نگاہ سے دیکھنے والے عملاق بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد سے ہیں جو کل کوزرہ پوش بہادروں کو شمشیر ہائے براں سے ہلاک کردیں گے۔جنگ ہماری عادت ہے اور شمشیرزنی ہی کا ہم کو (ہر وقت)دھیان ہے اور ذالکلاع خاندان ونسب میں بلند ہے۔پس ہمارے رسالوں کو بھیج دیجئے روم ہمارا مطلوب ہے اور شام ہمارا مسکن ہے گواہل صلیب کو ناگوار ہو ۔دمشق میرے لئے

ہے نہ کسی اور کے(کافر)باشندوں کو تو میں عنقریب ہلاکت کو پہنچادوں گا۔''[17]

(۱۱)مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے معرکئہ دمشق میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے مندرجہ ذیل تاریخی رجزیہ اشعار ذکرکیے ہیں۔

لک الحمد مولانا علی کل نعمۃوشکرا لما اولیت من سابغ النعم
مننت علینا بعد کفر وظلمۃواجرتنا من حندس الظلم والظلم
واکرمتنا بلھاشمی محمدوکشفت عنا ماتلا قی من الھمم
فتمم الہ العرش ماقد نرومہوعجل لاھل الشرک بالبؤس والنقم
والقیھموربی سریعا یغیھمبحق نبی سید العرب والعجم

ترجمہ:-''بارالہا!میں ہر نعمت پر آپ کی حمد کرتا ہوں اور آپ نے جو ہم کو بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کا شکر بجالاتا ہوں خداوند!آپ نے ہم کو کفر اور (جہل کے)اندھیرےسے نکال کر ہم پر ایمان اور ہدایت کی روشنی سے بڑا احسان فرمایا اور ہم کو ظلم کی تاریکی اور تمام گناہوں کی تاریکیوں سے نجات دی۔اور آپ نے ہم کو بنی ہاشمی سیدنا محمد کے ذریعہ سے مکرم و معزز فرمایا اور ہمارے سارے غموم و ہموم زائل کر دیے۔

اے خدائے عرش عظیم!ہماری مرادکو پوری طرح ظاہر فرمادے اور اہل شرک پر جلدی مصیبت اور عذب نازل کر دیجئے اور ان کو ظلم وبغاوت کے سبب تباہ کر دیے بطفیل نبی عربی کے جو عرب وعجم کے سراد ہیں۔''[18]

(۱۲)ایسے ہی حضرت خولہ کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کیے گئے ہیں۔

نحن بنات تبع وحمیروضربنا فی الحرب لیس ینکر
لا ننا فی الحرب نار تسعرالیوم تسقون العذاب الاکبر

''ہم تبع حمیر کی بیٹیاں ہیں ۔لڑائی میں ہماری شمشیرزنی سے کوئی ناآشنا نہیں ہے۔ہم لڑائی میں آگ کے شعلہ کی طرح پھڑکتے ہیں۔آج تم کو سخت عذاب کا مزا چکھایا جائے گا۔''[19]

(۱۳)ایسے ہی ام ابان کی طرف منسوب چند رجزیہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں -

ام ابان فاطلبی ثبارک صولی علیھم صولۃ المتدارک
قد ضج جمع الروم من نبالکاقسمت لا حدت عن المبارک
ولست ما عشت لکم تبارک

''اے ام ابان!ہاں اپنا بدلہ لے لیں اور ایسا حملہ کر جس سے تسلی ہو جائے رومی جماعت تیرے تیروں سے چیخ اٹھی ہے ،اور میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ میدان سے ہٹنے کا نام نہ لونگی اور جب تک زندہ رہوں اے رومیو!تم کو چھوڑنے والی نہیں ہوں۔''[20]

فارسی اشعار:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے عربی اشعار کی طرح فارسی اشعار موقع بہ موقع ذکر ایسے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ نفس مضمون میں حسن ونکھار پیدا ہوجاتا ہے بلکہ قاری کا دل جب رسول اللہ کے جذبے سے سر شار اور اس کی ایک پاکیزہ و مقدس خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے ۔ان گلہائے عقیدت میں سے چند اشعار یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱)ختمہائے کہ انبیاء بگذ اشتند
آں بدین احمدی برداشتند
قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود
ازکف انا فتحنا برکشود
اوشفیع ایں جہاں وآں جہاں
ایں جہاں دردین وآنجا درجناں
ایں جہاں گوید کہ تورہ شان نما
وآن جہاں گوید کہ تومہ شان نما[21]

ترجمہ: وہ مہریں جو سابقہ انبیاء کے ادیان میں رہ گئی تھیں وہ دین احمد سے اٹھالی گئیں۔کچھ قفل ایسے تھے جو کھلے بغیر رہ گئے تھے وہ انا فتحنا لک فتحا مبینا یعنی حضور کے ہاتھ پر کھول دیے گئے۔ وہ نبی اس جہاں کے بھی شفاعت کرنے والے ہیں ۔اور آخرت کے بھی شفیع ہیں۔اس دنیا میں دین کے معاملے میں حضور نے سفار ش کر کے دین کو آسان فرمایا اور وہاں پر جنت کے لئے حضور سفارش فرمائیں گے ۔یہ جہاں تو یہ کہتا ہے کہ تو ان کو رستہ دکھانے والا ہے اور وہ جہاں کہتا ہے کہ تو ان کو چاند یعنی بلندیاں دکھانے والا ہے۔

(۲) مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جزبر پے مصطفیٰ
خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید[22]

ترجمہ: سعدی تو یہ مت سوچ کہ صفائی(یعنی دین)کا یہ راستہ حضور کے نقش قدم کے بغیر اس کو پہچانا جاسکتا ہے۔جو بھی شخص حضور کے راستے کے خلاف چلے گا وہ ہر گز منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔

(۳) مفلسانیم آمدہ درکوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست وبرباز وئے تو[23]
ترجمہ: ہم مفلس لوگ تیرے کوچے میں آئے ہیں
اللہ کے واسطے ہمیں اپنے جمال میں سے کچھ دکھلا دیجئے
ہمارے تھیلے میں کچھ ڈال دیجئے۔
کیا ہی عمدہ آپ کا ہاتھ ہے اور کیا ہی عمدہ آپ کا بازو ہے۔
(۴) نازم بخشم خود کہ جمال تودیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است
ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را
کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است[24]
ترجمہ: مجھے اپنی آنکھ پر ناز ہے کہ جس نے تیرا جمال دیکھ لیا ہے
میں اپنے پیر پر گر پڑا ہوں جو تیرے کوچے میں پہنچ گیا ہے
ہر وقت میں اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتا رہتا ہوں
جس نے تیرے دامن کو پکڑ کر میری طرف کھینچ لیا ہے۔
(۵) ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ گوید[25]
ترجمہ: ہروہ چیز جو زمین سے اگتی ہے
وہ وحدہ لاشریک لہ کہتی ہے۔
(٦) موحد چہ برپائے ریزی زرش
چہ فولادہندی نہی برسرش
امید وہراشش نہ باشد زکس
ہمین ست بنیاد وتوحید بس[26]
ترجمہ: موحدہ وہ شخص ہے کہ چاہے کہ تو اس کے پیروں پر مال لوٹا دے
یا اس کے سر پر تلوار رکھ دے
ان دونوں صورتوں میں اس کی امید اور اس کا خوف کسی سے بھی نہیں ہوتا صرف اللہ ہی سے ہوتا ہے
یہی توحید کی بنیاد ہے کہ انسان کو امید بھی اللہ سے اور خوف بھی اللہ سے ہو۔
(۷) گاہ باشدکہ کود کے ناداں
ازغلط برہدف زند تیرے[27]
ترجمہ:
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نادان بچہ بھی غلطی سے نشانہ اپنے ہدف پر لگا دیتا ہے۔
(۸) کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقاں

مصلحت راتمہمتے بر آہو چیں بستہ اند[28]
ترجمہ: اصل میں تو یہ کام آپ کی زلفوں کا ہے کہ وہ مشک پھیلاتی ہیں
جہاں تک عاشق بات ہے انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے چین کی ہرن پر یہ تہمت لگادی وہ مشک دیتا ہے۔
(۹) نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سردوستاں سلامت کہ توخنجر آزمائی[29]
ترجمہ: دشمن کا یہ نصیب نہ ہو کہ وہ تیری تلوار سے ہلاک ہوجائے اس کام کے لئے تو خنجر استعمال کرے ہمارا سر حاضر ہے۔
(۱۰) بدم گفتی وخرسندم جزاک اللہ نکوگفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا[30]
ترجمہ: تو نے مجھے بر ا کہا اور میں خوش ہوں اللہ تجھے جزا دے بعض اوقات خوبصورت اور شیریں ہونٹوں پر تلخ باتیں ہی جچتی ہیں۔

اردو اشعار:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے عربی اور فارسی اشعار کے مقابلے میں اردو اشعار کو بہت کم جگہ دی ہے۔اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ان کا ذوق عربی اور فارسی میں زیادہ تھا۔انتہائی تلاش وبسیار کے بعد ہمیں ان کی کتاب میں مندجہ ذیل اشعار مل سکے ہیں۔

(۱)کردل میں نظر اپنے کچھ جلوہ گری ہوگی
یہ شیشہ نہیں خالی دیکھ اس میں پری ہوگی[31]
(۲)ساقی تیرا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا
جب آہ یہ مے تو نے شیشہ میں بھری ہوگی[32]
(۳)حسرت پہ اس مسافر بیکس کی روئیے
جو رہ گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے[33]
(۴)قربان مقدر کہ دیا غم مجھے اپنا
ہر ایک کو یہ درد یہ سواد نہیں ہوتا
افلاک سے بھی بار غم عشق نہ اٹھتا
ہر ایک کا یہ دل یہ کلیجا نہیں ہوتا[34]
(۵)بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا[35]
(٦)کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا[36]
(۷)روز کہتے ہو کہ تلوار سے پھیلا ہے اسلام

یہ تو بتلائیں کہ اس توپ سے کیا پھیلا ہے؟[37]

تشبیہات وتمثیلات:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر میں تشبیہات وتمثیلات کے نظائر بکثرت ملتے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ عبارت ایک خوبصورت سانچے میں ڈھل جاتی ہے بلکہ قاری کے ذق کو بھی تسکین ملتی ہےذیل کی سطور میں تشبیہات وتمثیلات کے چند نظائر پیش خدمت ہیں۔

(۱)"مگر ان مضمون کے بیان کردینے پر جس بات نے مجبور کیا وہ یہ ہے کہ آج کل اکثر بھائیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ زبان سے محبت نبویہ کا دم بھرتے ہیں اور اس میں شک بھی نہیں کہ ہر مسلمان کو اپنے پیارے نبی عربی سے محبت ضرور ہے مگر قاعدہ کی بات ہے کہ درخت سے پھل اور زراعت سے غلہ مقصود ہوا کرتا ہے درخت بے پھل اور زراعت بدون غلہ بے سود ہے۔"[38]

(۲)"اس کے بعد ذرا نظر کو زیادہ وسیع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خلاق عالم نے اوصاف کے پھیلاؤ کی یہ صورت قائم فرمائی ہے کہ ایک شے مصدروصف ہوتی ہے جس میں یہ وصف بطریق اکمل موجود ہوتا ہے اور سوا اس کے سب اس وصف میں اس سے مستفید ہوتے ہیں مثلا حرارت کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ آگ مصدر حرارت ہے اور آگ گرم وغیرہ اس سے مستفید۔نور کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ آفتاب مصدر نور ہے اور تمام اشیاء عالم نور میں سے اس سے مستفید ۔ضلالت وگمراہی کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ شیطان مصدر ضلالت ہے اور گمراہان عالم اس وصف میں اس سے مستفید ۔جب اوصاف کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے تو عبادت بھی ایک وصف ہے اس کا پھیلاؤ بھی اسی صورت سے ہونا چاہیے کہ ایک مصدر عبادت ہو جس میں یہ وصف علی وجہ اتم موجود ہو اور تمام عالم اس وصف میں اس سے مستفید ہو اور جن اشیاء عالم پر نظر ڈالی جاتی ہے تو اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ تمام چیزیں وصف عبادت میں یکساں نہیں ہیں کسی میں یہ وصف کم ہے کسی میں زائد۔پس ضرور ہے کہ اس کی انتہا کسی ایسی ذات پر ہوگی جس میں یہ وصف سب سے کامل ہو۔"[39]

(۳)"حضرات!اس کی شکایت نہیں کی جاتی کہ مسلمان میں ایک جماعت ایسی کیوں پیدا ہوگئی جس کے دل میں اسلامی تعلیم کی بابت شکوک وشبہات وارد ہوتے ہیں ،شکایت اور بڑی شکایت تو یہ ہے کہ یہ مہربان اپنے شبہات کے ازالہ کی کچھ فکر بھی تو نہیں کرتے،بیمار ہوجانا کوئی بڑا قصور نہیں ،بیماری کے بعد علاج سے بے فکر ی بڑا

جرم ہے ہم نے آج تک کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ معمولی بخار کی بیماری کا بھی علاج کوشش سے نہ کرتا ہو،مگر وائے حسرت!کہ ایسے افراد مسلمانوں میں آجکل بہت نظر آتے ہیں جو اپنے دل کی بیماری سے بالکل بے فکر اور غافل ہوئے بیٹھے ہیں۔"[40]
(۴)"حکم کا بدلنا ہمیشہ نقصان علم کی نشانی نہیں ہوسکتا طبیب کامل مریض کی پہلی حالت کے مناسب ایک نسخہ لکھتا ہے جب اس میں کسی قدر قوت دیکھتا ہے دوسرا نسخہ پہلے سے عمدہ اور بہتر تجویز کرتا ہے اور اس کو کوئی شخص باعث نقص علم طبیب نہیں سمجھتاالبتہ جب کبھی طبیب تشخیص مرض میں غلطی کرتا ہے تو اس وقت نسخہ کا بدلنا اس کی پہلی تشخیص کی غلطی پر دلالت کرے گا۔مگر طبیب کو تو یہ دونوں صورتیں اور دونوں حالتیں اس لئے پیش آسکتی ہیں کہ وہ عاجز ہے اور اس کو علم کامل حاصل نہیں۔اور نسخ احکام الہیٰ کی وجہ سے صرف یہی ہوسکتا ہے کہ مکلفین کی پہلی حالت کے مناسب حکم اول تھا اور دوسری حالت کے مناسب حکم ثانی۔حق تعالیٰ شانہ کی بابت بوجہ اس قادر مطلق وعلام الغیوب ہونے کے حکم اول کی غلطی کا احتمال نہیں ہوسکتا۔اور اگر ذرا غورفکر سے کام لیا جائے تو سمجھ میں آجائے گا کہ احکام الہیٰ کے منسوخ ہونے میں اہل عالم پر خدا کا بہت بڑا فضل و احسان ہے ،بلکہ اگر احکام میں نسخ و تبدیل نہ ہوتی تو معاذ اللہ حق تعالیٰ شانہ کی جناب میں تعدی وظلم کا شبہ ہوتا تعالیٰ اللہ عن ذالک علواکبیرا۔"[41]
(۵)"اگر انصاف کوئی چیز ہے تو کثرت رائے پر فیصلہ کر کے صانع عالم کے وجود کابدوں دیکھے ہی اقرار کر لینا چاہے ۔اگر کسی چیز کے وجود کا اقرار کرنے کے لیے دیکھنا بھی ضرور ہےتو دیدار کے پیچھے سے دھواں دیکھ کر آگ کا کیوں یقین کر لیا جاتا ہے اور گھر کے اندر بیٹھے ہوئے صحن میں دھوپ کر دیکھ کر آفتات کا آسمان پر نکلنا کیونکر سمجھ لیا جاتا ہے۔[42]
(٦)اور اہل اسلام کے لئے تو یہ دولت ان کے پیارے نبیﷺ کی جوتیوں کے طفیل سے ایسی سہل ہوگئی ہے جیسے پھونس پر آگ رکھی ہوئی ہو کہ صرف پھونک مانے کی دیر ہے ۔مسلمان کا دل تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی روشن مشعل سے بہت کچھ منور ہوجاتا ہے ۔ہاں اس کی ضرورت ہے کہ ذرا اس کی قوت کوبڑھا لیا جائے۔اگر پہلے شمع کی مانند تھا تو اب برقی روشنی کے مشابہ کر لینا چاہئے کیونکہ وہ امانت الہیٰ جس کا انسان کے سوا کوئی بھی متحمل نہ ہو سکا یہی تجلی ہے جو اس کے باطن قلب میں رکھی ہوئی ہے، معرفت الہیٰ کا ذریعہ یہی ایک چیز ہے جو اس بند کوٹھری میں محفوظ ہے ۔حق تعالیٰ

کی پوری جلالت وعظمت اسی کی سیر کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔"[43]
(۸)"یہاں پہنچ کر اسلامی لشکر بھی حضرت ضرار سے آملا سب کے سب دشمن کا انتظار کرنے لگے کہ دفعتًہ حضرت ضرار نے دیکھا کہ رومی لشکر ٹڈی دل چلا آرہا ہے جو زرہ بکتر سے مسلح اور پورے ہتھیاروں سے آراستہ ہے جس پر آفتات کی شعائیں ایسی پڑ رہی ہیں جیسے آئینہ پر دھوپ پڑتی ہے"[44]

تراکیب بدیعہ:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی سیرت نگاری میں ادبیت کا ایک رنگ تراکیب بدیعہ سے چھلکتا ہےجگہ جگہ دلکش اور خوبصورت تراکیب دل کو موہ لیتی ہیں ۔چند تراکیب بدیعہ کے نظائر پیش خدمت ہیں۔

(۱)"بعینہ یہی طریقہ ہم کو واقعات ولادت نبویہ محمدیہ میں ملحوظ رکھنا چاہیے کہ نظر کو صرف واقعات وسوانح تک محدود نہ کیاجائے۔بلکہ ولادت شریفہ کی جو اصل غایت ہے اس کو مطمح نظر بنا کر اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ اس زبانی ذکر ولادت کا نفع اس نقصان سے بہت کم ہوگا جو غایت کے فوت کر دینے سے پہنچے گا۔"[45]

سطور بالا میں واقعات ولادتِ نبویہ محمدیہ،ولادت شریفہ ،مطمح نظر اور ذکر ولادت تراکیب بدیعہ کی بہترین مثالیں ہیں۔

(۲)"پس معلوم ہوا کہ انسان مؤمنین کی عبادت تمام جماعت عقلاء میں کامل تر ہےاور پتہ چل گیا کہ وہ ذات واحد جس میں یہ وصف علی وجہ اتم موجود ہو بنی نوع انسا ن میں سے ہونی چاہیے ،چنانچہ جب افراد انسان پر نظر ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ عامہ مومنین کی عبادت اولیا ء کی عبادت سے ناقص ہے اور اولیاء کی عبادت انبیاء کی عبادت سے ناقص ہے پھر انبیاء میں بھی فرق مراتب پایا گیا بالآخر جس کے طریق میں تمام پہلے طریقوں کو منسوخ کر دیا یعنی سیدنا محمد ﷺ اس وصف میں تمام انبیاء سے کامل پائے گئے۔کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو تمام مذاہب سابقہ کو منسوخ کر دے اور اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہے بجز اس شخص کے نہیں ہوسکتا جس میں غرض خلقت عالم یعنی عبادت سب سے زیادہ کامل ہو۔پس معلوم ہوگیا کہ مصدر وصف عبادت سیدنا محمد رسول اللہﷺ کی ذات ارفع ہے اور چونکہ آپ کے ہاتھوں وصف عبادت کی تکمیل ہوچکی اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔پس آپ بوجہ

مکمل وصف عبادت ہونے کے بھی خاتم النبیین ہیں۔اور نبی آخر الزمان ہونے کے سبب سے بھی۔"[46]

سطور بالا میں جماعت عقلاء،ذات واحد،علی وجہ اتم،بنی نوع انسان،افراد انسان،عامئہ مؤمنین،فرق مراتب،طریق عبادت،مذاہب سابقہ،غرض خلقت عالم،مصدر وصف عبادت،خاتم النبیین اور نبی آخر الزمان تراکیب بدیعہ کی کیا عمدہ مثالیں ہیں ۔اور پھر صرف اسی ایک عبارت میں اس قدر تراکیب بدیعہ کا استعمال بذات خود ادبیت کے کسی شاہکار سے کم نہیں۔

(۳)"حضرات!یہ سیدنا محمد ﷺ کی تشریف آوری کا راز اور حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی اصلی غایت ،جس نے اس راز کو سمجھ لیا اور آپ کے بتلائے ہوئے طریقہ عبادت کو اختیار کر لیا واقعی وہ بڑاصاحب دولت ہے اور جس نے اس راز کو نہیں سمجھا اور صرف زبانی تذکرہ ولادت وغیرہ پر اکتفاء کیا وہ اصل فیضان محمدی سے بالکل محروم رہاپس اے برادران اسلام!آئیے ہم سب مل کر اس سید عربی کا پورا پورا اتباع کریں کہ بدون اس کے فلاح متصور نہیں۔"[47]

سطور بالا میں ولادت شریفہ،طریقہ عبادت،صاحب دولت،تذکرہ ولادت،فیضان محمدی،برادران اسلام اور سید عربی عمدہ تراکیب ہیں۔

(۴)"آئینہ دل میں حق تعالیٰ شانہ کی ایک خاص تجلی(اورجھلک)موجود ہے مگر رونا ا س کا ہے کہ ہم اس سے بے خبر اور غافل ہیں۔انسان خدا کو ادھر ادھر تلاش کرنا چاہتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ یہ آنکھیں جب روح کے دیکھنے کو ناکافی ہیں جو صانع عالم کی ایک تجلی (اورجھلک)ہے تو اس ذات بیچون وچگوں کو کیونکر دیکھ سکتی ہیں۔"[48]

مندرجہ بالا سطور میں آئینہ دل، صانع عالم ، اور ذات بیچون و چگوں عمدہ تراکیب ہیں۔

(۵)"چونکہ عقیدہ توحید مذہب اسلام کی بنیاد ہے اس لئے ہم اس مبحث کو کسی قدر بسط وتفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں ۔شاید کوئی اللہ کا بندہ جس نے ہنوز نظر تعصب سے محاسن اسلام کو دیکھا ہے تھوڑی دیر کے لے انصاف کے ساتھ اس ناچیز تحریر میں غور کر لے تو آفتاب شریعت محمدیہ ی ایک جھلک اس کے دل پر پڑ جائے اور اس کو بخوبی واضح ہو جائے کہ مسئلہ توحید کی تعلیم صرف شریعت اسلامیہ محمدیہ ہی کا حصہ ہے ۔"[49]

مندرجہ بالا سطور میں عقیدہ توحید،مذہب اسلام،نظر تعصب،محاسن اسلام،آفتاب شریعت محمدیہ اور شریعت اسلامیہ محمدیہ بہترین تراکیب ہیں۔

(٦)"لیکن بادشاہان دنیا اور محبوبان مجازی کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس نام کی بادشاہت اور محبوبیت اور ذرا سے سامان نخوت پر ہر شخص کے مکان یادکان پر کہتے نہیں پھرتے کہ یہ بات ہماری مرضی کے موافق ہے اس کی تعمیل کرنی چاہیے اور یہ بات مرضی کے خلاف ہے اس سے بچنا چاہیئےبلکہ وہ مقربان درگاہ کو اپنے احکام سے مطلع کرتے ہیں پھر وہ دوسروں کو اطلاع دیتے ہیں کہ اور حسب ضرورت اشتہار اور منادی کرادیتے ہیں اس صورت میں خداوند عالم کو ایسا کیا کم سمجھ لیا ہے کہ وہ ہر کسی سے کہتا پھرے کہ اس کام کو کنا چاہے اور اس کام کو نہ کرنا چاہیے باوجودیہ کہ وہ ایسا بے نیاز ہے کہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سوا تمام عالم اس کا محتاج ہے پس یقیناً وہ بھی اپنی رضا اور ناراضی کی اطلاع تمام عالم کو مقربان خاص ہی کے ذریعہ سے دے گا ہم انہیں مقربان الہیٰ کو جو خدا تعالیٰ کے احکامات کی اطلاع دوسروں کو کرتے ہیں پیغمبر اور نبی اور رسول کہتے ہیں۔"[50]

مندرجہ بالا سطور میں بادشاہان دنیا،محبوبان مجازی،سامان نخوت،مقربان درگاہ،حسب ضرورت،خداوند عالم ،مقربان خاص اور مقربان الہیٰ عمدہ تراکیب ہیں۔

سادگی تحریر:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر باوجود ادبیت کے سادگی کا نمونہ ہے۔آپ اپنی تحریر میں تشبیہات و تمثیلات بھی استعمال کرتے ہیں ۔استعارات ومحاورات کو بھی جگہ دیتے ہیں آپ کے تحریر کردہ جملے عربی اور فارسی الفاظ بھی زیب تن کرتے ہیں ۔قدیم تراکیب کے ساتھ ساتھ آپ جدید تراکیب کا تجربہ کرتے بھی پائے جاتے ہیں لیکن مجال ہے کہ قاری کو آپ کی تحریر میں کسی قسم کا ثقل محسوس ہو۔اس سے انکار نہیں کہ ادبیت میں غلبہ کی وجہ سے آپ کی تحریر میں کسی قدر ثقل بھی بہر طور پایا جاتا ہے تاہم سادگی کا عنصر بھی آپ کی تحریر میں نمایا ں ہے لیکن کمال یہ ہے کہ سادگی میں بھی آپ ادبیت کا بھرپور مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں آپ کا یہی کمال آپ کو دیگر سیرت نگاروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ ذیل کی سطور میں سادگی تحریر کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔

"آج جن اقوام کو تمدن وتہذیب کا دعوی ہے ذرا سچ سچ بتلائیں کہ یہ تہذیب انہوں نے کہاں سے حاصل کی۔کیا اپنے قدیم مذہب پر رہ

کر بھی وہ اس تمدن وتہذیب کے زینہ پر پہنچ سکتے تھے اگر انصاف کوئی چیز ہے تو ضرور اقرار کریں گے کہ یہ سبق انہوں نے اسلام سے حاصل کیا۔

اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تعلیم محمدی کی پوری پابندی کی جائے تو اس سے بھی زیادہ تہذیب وتمدن کا منظر سامنے ہوجائے جس کی نظیر آپ کو حضرت ابو بکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بقیہ خلفاء راشدین کے زمانہ حکومت میں ملے گی جس سے تمام دنیا کی آنکھیں کھل گئی تھیں کہ واقعی تہذیب واخلاق وتمدن اس کا نام ہے زمانہ نبوت وخلافت کے تفصیلی حالات پڑھنے کے بعد یہ بات عالم آشکار ا ہوجائے گی کہ واقعی سیدنا محمدرسول اللہ کی تعلیم ایک جامع اور کامل تعلیم ہے جس کی نظیر دنیا کی آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھی مگر افسوس کہ آج ہمارے بعض بھولے بھالے برادران اسلام کی آنکھوں میں جدید فلسفہ ترقی وسائنس کی ظاہری چمک نے ایسی چکا چوند ڈال دی ہے کہ ان کو اسلام کی صحیح اور پختہ تعلیم میں کس قدر تذبذب ہونے لگا جس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ان کو تعلیم محمدی کے محاسن کی مطلق خبر نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ ہمارے گھر میں ایسے بیش بہا جواہرات بھرے ہوئے ہیں جن کے سامنے فلسفہ جدید کی روشنی ماند اور اس کی برقی چمک پھیکی ہے۔ ناواقفیت کے ساتھ آزادی کے زہریلے اثر سے اس وقت کے مسلمانوں کا مذاق کچھ ایسا بگڑ گیا ہے کہ ہر شخص ایک نہ ایک نئی بات دین میں ایسی نکالنا چاہتا ہے جس کا رسول اللہ اور ان مقدس حضرات کے کلام میں جو دین کے کماحقہ سمجھنے والے تھے کہیں بھی پتہ نہ ہو۔کیا ان مسلمانوں کے نزدیک سیدنا محمدرسول اللہ کی تعلیم ناقص ہے یا یہ لوگ حضور کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔"[51]

عربیت وفارسیت کے اثرات:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر میں عربیت اور فارسیت کے اثرات نمایا ں ہیں ثبوت عربی اور فارسی کے وہ اشعار ہیں جو آپ موقع بہ موقع ذکر کرتے ہیں ۔ علاوہ ازیں عربی اور فارسی کی تراکیب اور الفاظ بھی آپ کی تحریر میں بکثرت ملتے ہیں ۔

روانی وسلاست:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت روانی وسلاست ہے۔آپ کی نثر ایک بحر بےکراں کی ماند ہے جس میں قاری مستغرق ہوجاتا ہے۔روانی و سلاست کے باعث قاری اطمینان کے ساتھ معلومات وتجلیات وانوارات کے موتی چنتا چلا جاتا ہے۔روانی وسلاست کی ایک جھلک مندرجہ ذیل عبارت میں دیکھئے۔

"سیدنا محمد کو چالیسواں سال شروع ہوا اور اب سچی خوابیں اور اللہ کےنورانی فرشتے نظر آنے لگے گویا اس وقت کے عنقریب آجانے کی خبر دی گئی جس کی طرف ایک عالم کی نظریں لگی ہوئیں تھیں۔رات کی سنسان گھڑیوں میں صبح کے سہانے وقت میں تنہائی کے عالم میں ایک آواز سنائی دیتی کہ ''بشر ہو لیکن اللہ کے پیغمبر''جس جانب آپ جانتے اس طرف ہر شے پر جبروتی جلال کے آثار ہو یداوور بتوں کو یہ کہتا پاتے تھے کہ ہم سے علیحدہ رہئے کیونکہ آپ اللہ کے پیغمبر ہماری ذلت وہلاکت کے باعث ہونگے آپ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے لئے جنگل جاتے تو آبادی سے دور ایسی جگہ نکل جاتے تھے جہاں آدمی نہ ہو۔

بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کو جاتے اور آتے وقت درخت اور پتھروں سے ''السلام علیک یارسول اللہ'' کی آواز سنائی دیتی اور آپ حیران ہو ہو کر دائیں بائیں آگے پیچھے چار طرف نظر دوڑاتے مگر بجز درخت اور پتھروں کے کچھ نظر نہ آتا تھا غرض ہر طرح آپ پر وہ حقائق منکشف ہونے لگے جس سے آپ نے جہاں کو منور کر لیا۔آپ حسب عادت مکہ سے تین کوس کے فاصلہ پر کوہ حراء کے غار میں کسی گہرے فکر میں مستغرق بیٹھے ہوئے تھے رمضان کا مبارک مہینہ تھا کہ اللہ کے بزرگ فرشتے جبریل نے بصورت بشر سامنے آکر ریشمین کپڑے پر لکھی ہوئی سب سے پہلی وحی''اقرأ باسمک الذی خلق۔خلق الانسان من علق۔اقرأ وربک الاکرم۔الذی علم بالقلم۔علم الانسان مالم یعلم''[52]سامنے کی اور کہا پڑھو۔

سیدنا محمد چونکہ امی یعنی ان پڑھ تھے نہ کسی معلم کے سامنے آپ نے کبھی کتاب رکھی تھی اور نہ کسی سے ایک حرف پڑھنے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے جواب دیا کہ میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔جبریل امین نے آپ کو چھاتی سے لگایا اور معانقہ میں خوب بھینچ کر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو آپ نے پھر وہی جواب دیا اور پے در پے تین بار ایسا ہونے پر آپ نے بسم اللہ کہہ کر وحی ربانی کو پڑھا اور جبریل امین نے سمجھادیا کہ آپ اللہ کے مقبول پیغمبر ہیں خلق کی ہدایت آپ کا فرض منصبی اور توحید کی تعلیم آپ کا مہتم بالشان کام ہے۔"[53]

اختصار وجامعیت:

سیرت کے باب میں مولانا ظفر احمد عثمانی کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت اختصار وجامعیت ہے ۔سیرت پر آپ کی کتاب ''ولادت محمدیہ کا راز'' صرف پانچ سو بارہ صفحات پر مشتمل ہے لیکن باجود اختصار کے آپ کی یہ کتاب اہم مضامین کا احاطہ کیے

ہوئے ہے جن میں رسالت محمدیہ کے عقلی ونقلی دلائل،حقانیت اسلام کا ثبوت،اعجاز قرآن کا مفہوم اور اس کے حیرت انگیز واقعات،عقیدہ توحید،وحدۃ الوجود اور مسئلہ تقدیر کی وضاحت، رسول اللہ کے متعلق چند اہم عقائد کی حقیقت و معرفت ،جناب نبی کریم کی رسالت کے متعلق غیر مسلموں کی شہادت ،صحابہ کرام کے قبولیت اسلام کےایمان افروز واقعات اور جناب نبی کریم کے مختلف علاقوں کے غیر مسلم حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط و فرامین شامل ہیں۔

فصاحت و بلاغت:

فصاحت وبلاغت بھی آپ کی نثر نگاری کا نمایا ں وصف ہے ۔آپ ادب کی اس صفت سے خوب واقف تھے اور اس کا اظہار بھی اپنی تحریر میں بھرپور انداز سے کیا ۔ذیل میں آپ کی تحریر کردہ چند سطور پیش خدمت ہیں۔

"احادیث اور تاریخ کی کتابیں شاہد ہیں کہ وحی نازل ہونے کے وقت حضور پر ایک خاص حالت طاری ہوتی تھی جس کو دیکھ کر ہر شخص پہچانتا تھا کہ اس وقت وحی ربانی نازل ہو رہی ہے۔سخت جاڑے کے موسم میں بھی آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ آجاتا تھا۔اگر کسی جانور پر نزول وحی کے وقت آپ سوار ہوتے تو وہ غایت ثقل کی وجہ سے آپ کو لے کر بیٹھ جاتا تھا اور ایک قدم آگے نہ چل سکتا تھا جس وحی کا اس قدر ثقل مدت العمر آپ نے محسوس کیا ہو پہلے دن آپ پر اس کا کس قدر ثقل ہواہوگا۔اس کے خیال سے بھی حیرت ہوتی ہے۔سیدنا محمد پر روح القدس کے دبانے اور بھیجنے کے سبب ایک کشف کی خاص حالت طاری ہوچکی تھی آپ کا سینہ علم ربی کا خزانہ بن گیا تھا آپ سب کچھ پڑھ اور سیکھ گئے تھے۔"[54]

الفاظ کا حسن استعمال:

آپ کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت الفاظ کا حسن استعمال ہے ۔آپ پہلے موزوں الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں پھر نہایت سلیقے سے انہیں استعمال کرتے ہیں جس سے خوبصورت جملے تشکیل پاتے ہیں اور نہایت حسین عبارت معرض وجود میں آتی ہے۔بطور نمونہ ایک مثال پیش خدمت ہے۔

"اور سچ عرض کرتا ہوں کہ اتباع سنت محمدیہ کی برکت سے جو نوردل میں پیدا ہوگا وہ ان شکوک وشبہات واوہام کو بھی جڑ سے اوکھاڑ پھینکے گا جو آئے دن آپ کے دل کو گھیرے رہتے ہیں اور اصل تسلی دل کی اسی وقت ہوگی جب کہ وہ تعلیم محمدی کی خوبی کا خود تجربہ کرلےگا۔سیدنا محمدرسول اللہ کی تعلیم تو وہ عجیب تعلیم ہے کہ جس پر پوری طرح عمل کرنے سے ایک امتی انبیاء سابقین کا

نمونہ بن جاتا ہے۔حدیث‘‘علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل’’میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کا نمونہ ہیں اس پر شاہد ہے۔"[55]

جذبات نگاری:

بیان واقعہ میں جذبات نگاری آپ کی نثر کی اہم خصوصیت ہےجو کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" میں اول تا آخر پائی جاتی ہے۔ایک نظیر پیش خدمت ہے۔

‘‘اسلام کی شروع تاریخ میں ایسے دردانگیز حادثے بہیترے ملیں گے جن کو سن کر یا پڑھ کر رونگٹا کھڑاہوتا اور آٹھ آٹھ آنسو رونا آتا ہے بت پرست مکہ والے جس عورت یا مرد کو بت پرستی سے کنارہ کش پاتے اس کو نظر حقارت سے دیکھتے یا بدزبانی وفحش کلامی کی ایذارسانی پر اکتفا کرتے تھے بلکہ قابو پاتے ہی بالو(ریت)کے میدانوں میں نکال دیتے اور ہر طرح سے بھوک پیاس کی تکلیف دیکر صاف کہد یا کرتے کہ یا تو بت پرستی کر و یا جان سے ہاتھ دھوڈالو۔

ہم آئندہ کسی موقعہ پر چند نو مسلم صحابہ کے حالات لکھیں گے جس سے مختصر طور پر اندازہ ہو جائے گا کہ یہ مقدس مذہب کس کس مصیبت سے پھیلا ہے اور اس کے پیشوا کیسے متحمل صابر اور مصائب کے برداشت کرنے والے اور اللہ کے نام پر جان نثار کرنے والے تھے ۔ایک دو شخص کے علاوہ باقی تمام مسلمانوں پر کفار کی ایذارسانی کا یہ عالم تھا کہ اسلام لانے والوں کو کپڑوں کی جگہ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا اور گردنوں میں رسیاں ڈال کر بچوں کے ہاتھ گلی کوچوں میں گھسیٹا جانے لگا۔نماز کا پڑھنا ،اللہ والوں کو کلام اللہ کی تلاوت کرنا ،خفیہ طور پر بھی مشکل اور دشوار ہوگئی۔جب سیدنا محمد رسول اللہ نے دیکھا کہ کافروں کی ایذارسانی ضعیف مسلمانوں پر دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے تو اپنے اپنے جان نثار صحابہ کو ہدایت کی کہ جب تک قریش کا دل بہتری اور بھلائی کی طرف مائل نہ ہو اس وقت تک مکہ میں تمہارا رہنا خطر ناک ہے جاؤ ملک حبش میں جارہو۔وہاں کا حاکم گونصرانی ہے لیکن سنا ہے کہ نہایت رحم دل حق شناس اور علم دوست ہے۔چنانچہ ایک مرتبہ پندرہ اور دوسری مرتبہ کم وبیش تیراسی مرد اور اٹھارہ عورتوں نے حبشہ کا راستہ لیا اور مکہ چھوڑ کر حبشہ کو جائے پناہ بنایا۔"[56]

حوالہ جات و حواشی

---

[1]ترمذی،عبد الشکور،مولانا،مفتی،تذکرۃ الظفر،فیصل آباد،مطبوعات علمی،۱۹۷۷ء،ص۱۵

[2]بخاری،محمد اکبر شاہ،حافظ،مقالات عثمانی ،لاہور،بیت العلوم،ج۱ص۳۸۳
[3]ایضاص۳۳۵
[4]ایضاص۳۳۱
[5]ایضاج۲ص۳۳۱
[6]ایضاً ص۳۳۳
[7]ایضاً ص۳۳۵
[8]عثمانی،ظفر احمد،مولانا،ولادت محمدیہ کا راز،کراچی،ادارہ اسلامیات،طبع اول،ربیع الاول۱۳۲۹ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۸ء،ص۱۷
[9]ایضاً ص۱۹
[10]ایضاً ص۶۳
[11]ایضاًص۹۳
[12]ایضاً ص۱۳۹
[13]ایضاً ص۱۵۸،۱۵۹
[14]ایضاً ص۱۷۷
[15]ایضاً ص۲۸۰،۲۸۱
[16]ایضاً ص۲۹۷
[17]ایضاً ص:۳۳۵
[18]ایضاً ص۳۸۳،۳۸۴
[19]ایضاً ص۴۲۱
[20]ایضاً ص۴۸۳،۴۸۴
[21]ایضاً ص۲۴
[22] ایضا ص۲۵
[23] ایضاً ص۴۶
[24] ایضاً ص۵۴
[25] ایضاً ص۷۹
[26] ایضاً
[27] ایضاً ص۹۳
[28] ایضاً ص۹۵
[29] ایضاً
[30] ایضاً
[31] ایضا ص:۵۲
[32] ایضاً ص۵۵
[33] ایضاً ص۵۶
[34] ایضاً ص۸۴
[35]ایضا
[36] ایضاً ص۸۷
[37] ایضاً ص۴۶۹

[38]ایضاً ص١٨
[39]ایضاً ص٢١
[40]ایضاً ص٣٢
[41]ایضاً ص٣٧
[42]ایضاً ص٥١
[43]ایضاً ص٥٥
[44]ایضاً ص٣٩٨
[45]ایضاً ص٢٠
[46]ایضاً ص٢٢
[47]ایضاً ص٢٥
[48] ایضاً ص٥٣
[49]ایضاً ص٦٢
[50]ایضاً ص١٠٥،١٠٦
[51]ایضاًص۳۰
[52]العلق: ١تا٥
[53]ولادت محمدیہ کا راز،ص١٦١،١٦٢
[54]ایضاً ص١٦٥
[55]ایضاً ص۳١
[56]ایضا ص ١٨١،١٨٢